سوال

(85) صاع کی مقدار۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صاع کی مقدار کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاع شرعی نزدیک ائمہ ثلاثہ وابو یوسف وجمہور اہل علم پنج رطل وثلث است ونزدیک امام ابو حنیفہ وامام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ ثمانیہ ارطال بالحجازی وہو القول القدیم لابی یوسف ثم رجع الیٰ قول الشافعی درعمدہ حاشیہ شرح وقایہ نوشتہ درجع ابو یوسف الیٰ قول الشافعی حین دخل المدینۃ ووقف علی ذالک بعدما کان یقول بقول شیخہ ومد شرعی کہ ربع صاع است نزد وائمہ ثلاثہ و ابو یوسف وجمہور اہل علم یک رطل وثلث رطل است ونزد امام ابو حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ دو رطل است۔ حافظ ابن حجر درفتح الباری نوشتہ والمدانا ء یسع رطلاً وثلثاً بالبغدادی قالہ جمہور اہل علم وخالف بعض الحنفیۃ فقالوا المد رطلان مداز مد کفین است یعن آنچہ در کفین از غلاد داشتہ شود آن مد است وہمیں است رطل وثلث رطل۔

''شرح صاع ائمہ ثلاثہ وابو یوسف اور جمہور اہل علم کے نزدیک ۱/۳۔۵ رطل کا ہے، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک آٹھ حجازی رطلوں کا ہے، پہلے امام ابو یوسف کا بھی یہی قول تھا، پھر اس سے شافعی کے قول کی طرف رجوع کر لیا، عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف جس وقت مدینہ میں تشریف لائے، اور صاع شرعی کی تحقیق کی تو اپنے شیخ کے قول سے امام شافعی کے قول کی طرف رجوع کیا، مد شرعی جو کہ صاع کا ربع ہے، ائمہ ثلاثہ اور ابو یوسف وجمہور اہل علم کے نزدیک دو رطل کا ہے، حافظ ابن حجر فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں، کہ مد وہ برتن ہے کہ اس میں ۱/۴۔ ا رطل بغدادی سما جائے، جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے، لیکن بعض حنفی اس کے خلاف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مد دو رطل کا ہے، (اصل میں) مد مد کفین سے ہے، یعنی جس قدر غلہ ہاتھوں میں آ جائے، وہ مد ہے، اور وہ ۱/۳۔ ا رطل ہے۔''

در مرقاۃ الصعود نوشتہ قال فی المشارق سمی مدا لانہ یملاء کفی الانسان اذا مدہما طعاماً۔ پس صاع چہار بار ملاء کفین است بکفین درمیانہ وہمیں قدر است پنج رطل ومثلث رطل در قاموس نوشتہ الصاع اربعۃ امداد کل مد رطل وثلث قال الداؤد معیارہ الذی لایختلف اربع مفتنات بکفی الرجل الذی لیس بعظیم الکفین ولا صغیر ہما راز لیس کل مکا نیوجد فیہ صاع النبی ﷺ انتہیٰ

''مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے، کہ مشارق میں ہے کہ مد کا نام اس واسطے مد رکھا گیا ہے کہ جس وقت انسان اپنے ہاتھوں کو پھیلا دے، تو غلہ مد ان دونوں ہاتھوں کو بھر دیتا ہے، پھر اس حساب سے مد کی مقدار معلوم ہو گئی کہ اگر ہاتھوں کو چار دفعہ بھرا جائے، تو جتنا غلہ ان میں آ جائے وہ مقدار صاع کی ہے۔''

صاحب قاموس میگوید وحبربت ذلک فوجدتہ صحیحاً۔ وچہار خفات از گندم، تجربہ معلوم شدہ کہ دو سیر پختہ انگریزی ونصف پاؤ مے شود ہذا علیٰ مذہب الجمہور ونزدیک امام ابو حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہ صاع ہشت رطل است بایں حساب صاع سہ سیر پختہ ویک نیم پاؤ انگریزی وزن ہشتاد روپیہ ڈبل است ووزن رطل بحساب مذکور دو آنہ کم سی و دو روپیہ شود درین مسئلہ قول راجح قول جنہور است لہٰذا ابو یوسف بعد از تحقیق صاع نبوی در مدینہ منورہ رجوع از قول شیخ خود بقول جمہور نمود

''قاموس میں لکھا ہے کہ صاع چار مد کا ہوتا ہے، اور ہر مد ۱/۳۔ ا رطل کا اور داؤد نے کہا کہ معیار اس کا جس میں اختلاف نہیں ہے، وہ چار بک ایک ایسے آدمی کے ہیں، کہ جس کے ہاتھ نہ بڑے ہوں، اور نہ چھوٹے اس واسطے کہ صاع نبوی ہر جگہ یسر نہیں ہو سکتا انتہیٰ۔ اور صاحب قاموس کہتا ہے کہ میں نے اس کو آزمایا تو صحیح پایا (یعنی صاع نبوی کے موافق پایا) اور گیہوں کے چار بک تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے، کہ ۱/۲۔ ۲ سیر انگریزی ہوتے ہیں، اور جمہور اہل علم کے مذہب کے موافق بھی یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا ہے، اس حساب سے صاع ۱/۲۔ ۳ سیر انگریزی ہوئے سیر پختہ انگریزی سے مراد اسی روپے کا سیر ہے۔ حساب مذکور سے رطل کا وزن اکتیس روپے چودہ آنے ہوتا ہے، ان مسائل میں راجح قول جمہور ہی کا قول ہے، اسی واسطے امام ابو یوسف نے مدینہ منورہ میں آکر جب صاع نبوی کی تحقیق کی تو اپنے شیخ (امام ابو حنیفہ) کے قول سے جمہور اہل علم کے قول کی طرف رجوع کیا۔'' (مجموعہ فتاویٰ غزنویہ ص ۲۰۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7ص 196۔198

محدث فتویٰ